REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/ GDP – 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷   شمارہ ۴۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN . Pin - 143516.

۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ   ۲۳ نبوت ۱۳۵۷ ہش   ۲۳ نومبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۱۱ نومبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۰ نبوت (نومبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ لیکن کھانسی وغیرہ کی تکلیف تاحال ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بزرگوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

مقامی طور پر قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جماعت احمدیہ مدراس کی سالانہ کانفرنس

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں گورنر آف تامل ناڈو کی افتتاحی تقریر

سرکردہ عالمی شخصیتوں کی شرکت۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات میں تذکرے!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا بے پایاں احسان ہے کہ جماعت احمدیہ مدراس کو اپنی سالانہ کانفرنس "مذہب ہی ایک ضابطۂ حیات ہے" کے عنوان پر ایک سمپوزیم کی شکل میں مورخہ ۵ نومبر بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم فرمائی ہے کہ اس کانفرنس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ اور اس کا افتتاح تامل ناڈو کے گورنر شری پربھوداس پٹواری نے فرمایا۔ اس سمپوزیم میں بعض عالمی شہرت یافتہ شخصیتوں نے شرکت کی اور تقریر فرمائی۔

تشہیر

اس کانفرنس کے بارے میں سارے شہر میں وسیع پیمانے پر اردو اور تامل میں بڑے بڑے پوسٹرز چسپاں کئے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں نہایت خوبصورتی سے پروگرام اور دارالتبلیغ کی تصویر کے ساتھ دعوت نامے شائع کئے گئے۔ دو قسم کے دعوت نامے ہزاروں کی تعداد میں شائع کرکے شہر کے سرکردہ افراد کو بذریعہ ڈاک اور بالمشافہ پہنچائے گئے۔

دارالتبلیغ

نئے تعمیر شدہ دارالتبلیغ کی عمارت کو مسلسل تین رات (یعنی ۳ تا ۵ نومبر) رنگ برنگے خوبصورت قمقموں سے خوب روشن و مزین کیا گیا تھا۔ جو ایک جاذبِ نظر نظارہ پیش کر رہا تھا۔

کانفرنس کے لئے ہال میں کرسیوں کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں محترم صاحبزادہ صاحب اور گورنر صاحب کی نشست کے لئے KING CHAIRS کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

گورنر کی آمد

صبح ٹھیک دس بجے گورنر آف تامل ناڈو شری پربھوداس پٹواری کی موٹر کاروں کی معیت میں دارالتبلیغ تشریف لے آئے۔ خاکسار نے ان کے گلے میں پھولوں کا ہار پہنا کر احباب جماعت کی معیت میں استقبال کیا۔ آپ کی آمد سے قبل ہی شری M.P.S. GRAMANI چیرمین مدراس لیجسلیٹیو کاؤنسل اور دیگر سرکردہ افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔

سمپوزیم کا آغاز

گورنر صاحب کی آمد کے ساتھ ہی کانفرنس کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ اس وقت تمام سامعین احتراماً کھڑے رہے۔ تلاوت کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے خاکسار کی طرف سے انگریزی میں ایک استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جسے شائع کرکے سامعین میں تقسیم کیا گیا۔ مکرم نوجوان صاحب سٹیج سیکرٹری کے فرائض نہایت خوبی سے سرانجام دیتے رہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے لئے اعزاز

اس کے بعد تامل ناڈو کے ہندوؤں کے ایک خاص طبقہ کی تنظیم MEIVAZHI SALAI کے زیر اہتمام PARLIAMENT OF RELIGIONS (SOUTH INDIAN CHAPTER) کی طرف سے یہاں کے رواج کے مطابق محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کو زری کی بنائی ہوئی ایک شالی اور ایک قدِ آدم ہار پہنا کر اعزاز بخشا اس تنظیم کے روحانی رہنما MURUGA MALAI ANANDAR نے انگریزی میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کرتے ہوئے تامل ناڈو میں آپ کی تشریف آوری کو جنوبی ہند کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ قرار دیا۔

گورنر صاحب کی تقریر

اس کے بعد گورنر صاحب نے اپنی انگریزی تقریر میں مختلف مذاہب اور قوموں کو ایک سٹیج پر دعوت دے کر ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے عقائد سے تعارف حاصل کرکے اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کے قیام کے لئے احمدیہ مسلم مشن مدراس کی اس قسم کی سرگرمیوں کو صدقِ دل سے سراہا۔ اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہر ایک مذہب انسان کی جسمانی و روحانی ارتقاء کے لئے دنیا کے سامنے ایک ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے۔ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم پاکیزہ زندگی اور اخلاقِ حمیدہ پر مبنی ہے۔ ہم مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا یہ فرض ہے کہ ان تعلیمات کو اپنا کر عملی رنگ میں دنیا میں یہ ثابت کریں کہ انسان صرف اپنی ہی بھلائی اور بہبودی کے لئے کام نہ کریں بلکہ دوسروں کی بھلائی کے لئے بھی کوشاں رہیں۔ برائی اور بدی کے خلاف ہر مذہب تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں برائیوں اور نیکیوں کی پہچان تو ہے۔ باوجود اس کے بعض اوقات ہم نیکی کو نظر انداز کرکے برائی کے پیچھے جاتے ہیں۔ یہ انسان کی اخلاقی کمزوری ہے اس لئے ہمیں اپنے بڑوں کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے چھپوا کر شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں اہم دینی و جماعتی مصروفیات

⊛ پریس کانفرنس سے خطاب ● طلباء، دانشوروں اور دیگر متلاشیانِ حق کے ساتھ تبادلہ خیالات ⊛ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں اور رُوح پرور ارشادات ● اخبارات میں تفصیلی خبروں اور تصاویر کی اشاعت

رپورٹ مُرتّبہ: مکرّم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے

۱۱ اگست تا ۱۴ اگست ۷۸ء

احباب گزشتہ اشاعت میں حضور ایدہ اللہ کی ۸ اگست تا ۱۰ اگست کی مصروفیات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ۱۱ اگست تا ۱۴ اگست کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

ہمبرگ سے روانگی

۱۱ اگست۔ صبح دس بجے حضور مع قافلہ موٹر کار فرینکفورٹ روانہ ہوئے۔ سے قبل حضور نے دُعا کرائی۔ مکرم امام احمد منیر صاحب کے علاوہ خاصی تعداد میں احباب نے حضور کو دِلی دُعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ مکرم امام لئیق احمد صاحب چند خدام کے ساتھ شہر سے باہر خاصی دُور تک حضور کی مشایعت میں شریکِ سفر رہنے کے بعد واپس ہو گئے۔

ہمبرگ اور فرینکفورٹ کا درمیانی فاصلہ کم وبیش ساڑھے پانچ سو کلومیٹر ہے۔ چار گھنٹے کی مسافت کے بعد NOTTINGEN کے مقام پر ایک موٹر وے ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے رُکے۔ یہاں سے ایک گھنٹے کے بعد روانہ ہوئے۔ راستے میں مکرم امام منصور خان صاحب نے چند خدام کی ہمراہی میں WATTERAN کے مقام پر حضور کا استقبال کیا۔ یہاں سے نصف گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سات بجے شام حضور کی سواری جب فرینکفورٹ مشن ہاؤس میں پہنچی تو تقریباً ایک سو احباب جماعت نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے ان سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور کئی دوستوں سے اُن کے حالات بھی دریافت فرمائے۔ سبھی احباب کے لئے یہ امر نہایت ہی خوشی کا موجب تھا کہ حضور نے فرینکفورٹ کو دُوسری بار اپنے قدوم میمنت لزوم کا شرف بخشا ہے۔ وہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ حضور کی زیارت وملاقات اور آپ کے زرّیں ارشادات اور قیمتی نصائح سے مستفید ہونے کی اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر سعادت بخشی ہے۔

حضور نے مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔ حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور کی فرینکفورٹ میں تشریف آوری کے متعلق فرینکفورٹ کے ۱۰ اگست کے دو اخباروں میں خبریں چھپیں۔ چنانچہ اخبار "BILD" اور "ALGEMEINA" نے حضور کی فرینکفورٹ میں آمد اور فرینکفورٹ کے میئر کے نمائندہ سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ میئر کا نمائندہ برائے مذہبی اُمور پیر کے روز (۱۴-۸-۷۸) حضرت امام جماعت احمدیہ کو کائزر (قیصر) ہال میں خوش آمدید کہے گا۔

اِنفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

۱۲ اگست۔ گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احباب سے انفرادی ملاقات فرمائی۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک امریکن عیسائی دوست بھی شامل تھے۔ جو ہمارے ایک احمدی نوجوان کی ہمراہی میں حضور کی ملاقات کے لئے ہائیڈل برگ سے تشریف لائے تھے۔

اس روز مشن ہاؤس کے Sitting Room میں مستورات سے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ملاقات کی۔ اور اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں نیک نمونہ بننے کی نصیحت فرمائی۔

پونے تین بجے فرینکفورٹ کے مقامی احباب کی اجتماعی ملاقات شروع ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس ملاقات کے دوران حضور نے مختلف موضوعات پر بڑے رُوح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ ایمان افروز گفتگو احبابِ جماعت کے اطمینانِ قلب اور ازدیادِ ایمان کا باعث ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے

امیگریشن کی وجہ سے پیش آمدہ مشکلات سُن کر حضور نے دوستوں سے فرمایا گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔ اور رزق بھی وہی دیتا ہے۔ اگر یہاں نہیں تو خدا تعالیٰ کسی اور جگہ تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دے گا۔ دنیا میں کئی ایسے ملک ہیں جہاں رقبہ کے لحاظ سے آبادی کم ہے۔ اس لئے وہاں آباد ہونے کے بہتر مواقع میسر آسکتے ہیں۔ اگر ہمارے دوست نیک نیتی سے دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عزم لے کر وہاں جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن کا جانا موجبِ برکت ہوگا۔ گو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن انسان جہاں بھی آباد ہونے کے لئے جائے شروع میں تو اُسے کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور اُٹھانی پڑتی ہے۔

آپ نے فرمایا بعض مُلک ایسے بھی ہیں جہاں پہلے زراعت زیادہ تھی لیکن جب وہاں صنعت وحرفت نے ترقی کی تو لوگ زمینداری چھوڑ کر کارخانوں میں چلے گئے۔ چنانچہ ایسے ممالک اپنے زرعی شعبے میں توازن پیدا کرنے کے لئے معقول قوانین کے ذریعہ غیر ملکیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ پس جب کبھی حصولِ روزگار میں دقّت پیدا ہو تو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تمہارے لئے رزق کے سارے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ایسے موقع پر ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ مختلف ملکوں اور ان کے حالات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ جس ملک میں روزگار میسر آسکے، قدرت کا عطیہ سمجھتے ہوئے اُس سے استفادہ کریں۔ اُن لوگوں کا رنگ اپنے اُوپر نہ چڑھائیں۔ بلکہ خود اسلامی رنگ سے رنگین ہو کر اُن کے قبولِ اسلام کا ذریعہ بنیں۔ بہر حال یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے اور کوئی عقلمند دُنیا کو خدا کا بندہ کبھی بھوکا نہیں مرتا ــــ!!

خُدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

حضور نے فرمایا رمضان کا مہینہ قرآن کریم کے نزول کا مہینہ ہے اِس لئے دوستوں کو رمضان کے مبارک مہینے میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہیئے۔ اور کسی نہ کسی حصّہ پر غور وفکر کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نورِ فراست اور خیر وبرکت عطا ہو جو مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔ فرمایا قرآن کریم کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے مطابق قرآن کریم چودہ سَو سال سے لفظاً اور معناً محفوظ چلا آرہا ہے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے یورپ کے متعصب مستشرقین بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک معنوی حفاظت کا تعلق ہے کسی زمانہ میں بھی غلط معنے قائم نہیں رہے۔ یعنی غلط معنے ہو تو سکتے ہیں لیکن ابتدائے اسلام سے آج تک لاکھوں کروڑوں اولیاء اللہ نے خدا تعالیٰ سے علم القرآن سیکھا۔ اور انہیں قرآن کریم کی تفسیر کے ایسے اُصول سکھائے گئے جن کے ذریعہ وہ قرآن کی معنوی حفاظت کرتے رہے۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے قرآن کریم کی تفسیر کے جو اُصول بیان فرمائے ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے قرآنی تفسیر کے ایسے اُصول بیان فرمائے ہیں جو انسان کو باندھ دیتے ہیں۔ اور وہ غلط راستے پر جا ہی نہیں سکتا۔ پس جو لوگ ان بندھنوں میں بندھے ہوئے ہوں وہ تفسیر بالرائے کر ہی نہیں سکتے۔ فرمایا، ازانجملہ ایک اصول یہ ہے کہ کسی آیت کے وہ معنے نہیں کئے جا سکتے جو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے خلاف ہوں۔ مثلاً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہمارے مہدی" کے لئے دو نشان ہیں جو ابتدائے آفرینش سے اب تک کسی اور کے حق میں پورے نہیں ہوئے۔ اِس حدیث میں مہدی معہود کی بڑی عظمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ مہدویت کے بعد سورج اور چاند کو معیّنہ تاریخوں میں رمضان کے مہینے میں گرہن لگا۔ خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت اسلام اور احمدیت کی صداقت کی زندہ دلیل ہے۔

اسلام اور متلاشیانِ حق

اس روز شام کے وقت مشن ہاؤس میں ۳۰ جرمن احمدی اور زیرِ تبلیغ افراد مشن کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں ۱۰ احمدی تھے۔ طلباء، دانشور، مفکّرین اور متلاشیانِ حق کے اس اجتماع سے حضور نے تبادلۂ خیال فرمایا۔ یہ ملاقات جو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ اس میں مختلف مذہبی موضوعات زیرِ بحث آئے۔ حضور نے ان دوستوں کے متعدد سوالوں کے نہایت برجستہ اور دلنشین پیرایہ میں جوابات دیئے۔

تین امریکن (ایک مرد اور دو عورتیں) جو اپنے آپ کو The world — Community of Islam سے منسوب کرتے ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ مہدویت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارہ میں چند سوالات کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث :-

" قولوا انّہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبیّ بعدہٗ "

کے حوالے سے مسئلہ ختم نبوّت پر روشنی ڈالی۔

یوگا اور گیان کی تعلیم دینے والے ایک استاد نے حضور سے یہ معلوم کرنا چاہا کہ انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ روحانی طور پر ترقی کرے۔ کیا اس خواہش کی تکمیل صرف خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے یا اس میں کسی انسانی تنظیم کا بھی دخل ہے؟ ان کے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کیا انسان ریاضتوں اور مشقتوں کے ذریعہ روحانی ترقی کر سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خداداد طاقتوں خصوصًا روحانی طاقتوں کی کما حقہٗ نشو و نما کے لئے حق و حکمت پر مشتمل ایک کامل تعلیم دی ہے اور انسان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی قوتوں کی درجہ بدرجہ نشو و نما کے بعد آخر میں اس کی روحانی ترقی پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ پس اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے انسان کو جسمانی طور پر غیر ضروری مشقتوں اور ریاضتوں میں ڈالنے کی تعلیم نہیں دیتا ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے روحانی ترقی کے لئے انسان کے خود ساختہ سارے ہی طریقے غیر فطری اور لغو ہیں۔

ایک نوجوان یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ قرآن کریم میں جنّتیوں کے لئے گوشت بافراغت ملنے کے کیا معنے ہیں؟ حضور نے فرمایا گوشت کے دو معنے ہیں ایک تو یہی بکری اور گائے کا مادّی گوشت اور دوسرے اس کے معنے سائنسی اعتبار سے ہیں۔ مثلاً یہ دیکھنا کہ کس چیز کے گوشت میں حرارے (calories) زیادہ ہوتے ہیں اور کس میں کم۔ جب ہم اس نہج پر سوچتے ہیں تو مادی گوشت کے لفظی معنوں سے دُور چلے جاتے ہیں اور گوشت سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے اس کی بات کرنے لگتے ہیں۔ پس جنّتی زندگی میں اسی مؤخر الذکر مفہوم میں بات کی گئی ہے۔ گوشت کو استعارۃً بیان کر کے جنّت کی نعماء کا تصوّر دلایا گیا۔

ایک دوست کہنے لگے، مجھے سگرٹ پینے کی عادت ہے آپ مجھے بتائیں میں اس عادت کو کیسے ترک کر سکتا ہوں؟ حضرت صاحب نے فرمایا مضبوط قوتِ ارادی اور خدا تعالیٰ سے دُعا کے ذریعہ۔ فرمایا! ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی مثال آپ کے سامنے ہے وضاحت کی ضرورت نہیں۔ عادت کوئی بھی ہو وہ اپنی ذات میں ایک بُری بات ہے۔ اس لئے کسی چیز کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔

برادرم بلال ہادی صاحب نے جو لندن میں منعقدہ بین الاقوامی صلیب کانفرنس کے موقع پر حضور کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے کہنے لگے کہ وہ آثارِ قدیمہ کے طالب علم ہیں اس سلسلہ میں انہیں بعض انسانی خاکوں کی دوبارہ تصویر کشی کرنی پڑتی ہے لیکن اس خیال سے کہ اسلام نے مصوّری کو منع کیا ہے دل میں خلش رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا مصوّری کو اسلام نے منع نہیں کیا البتہ وہ تصویر کشی منع ہے جو پرستش کی نیّت سے کی جائے۔ اگر کوئی انسان Painting کرتا ہے جس سے اس کی خداداد صلاحیت کا اظہار اور بنی نوع انسان کی فلاح مقصود رہے تو ایسی Painting منع نہیں۔

اس تقریب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر ۲۰ سے زائد احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جو Hanover سے حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اگرچہ بیرونِ فرینکفورٹ کے احباب کی ملاقات اگلے روز ہونے والی تھی لیکن چونکہ ان دوستوں نے اسی روز واپس جانا تھا۔ اس لئے حضور نے انہیں ملاقات سے بہرہ ور اور اپنے ارشادات سے مستفید فرمایا۔ ان میں ایک دوست یوگوسلاوین احمدی تھے۔

ملاقاتوں کا جو سلسلہ آج صبح گیارہ بجے سے شروع ہوا تھا وہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں بھی شامل ہیں۔ یہ خاکسار ہی کا مشاہدہ نہیں تھا بلکہ سبھی دوست برملا اظہار کر رہے تھے کہ حضورِ اقدس بارہ گھنٹے تک تقریبًا متواتر ایک طرف احبابِ جماعت کی تعلیم و تربیت اور ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے فکرمند اور بے قرار ہیں تو دوسری طرف دہریت و الحاد میں ڈوبی ہوئی دنیا اور لا دینیّت کے خوگر گم گشتہ راہ لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھلانے کے لئے گھنٹوں اسلام کے حُسن و احسان کے اظہار میں رطب اللسان ہیں۔

فرینکفورٹ کے احبابِ جماعت سے ملاقاتیں!

۱۳ اگست صبح گیارہ بجے انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ان میں زیادہ احباب اپنی اپنی فیملی کیساتھ حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ انفرادی ملاقات کرنے والوں میں حضور کے ایک پرانے دوست بھی شامل تھے جن سے پُرانی یادیں تازہ کیں۔ انگلستان میں طالب علمی کے زمانہ میں حضور گرمیوں کی چھٹیوں میں ایک دفعہ جرمنی تشریف لے گئے تو ریل گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ان سے شناسائی ہوئی۔ جو بعد میں دوستانہ رشتے میں بدل گئی اور اب تک قائم ہے جنگِ عظیم دوم سے پہلے یہ دوست زولنگن کے ایک اچھے خاصے صنعت کار اور کروڑ پتی تھے۔ جنگ میں ان کا سارا کاروبار تباہ ہو گیا لیکن تنگی اور تکلیف کا زمانہ بڑی خودداری سے بسر کیا۔

ساڑھے تین بجے نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور نے بیرونِ فرینکفورٹ کے احبابِ جماعت کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا اور ایک گھنٹے تک انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے نوازا۔

مقامِ توکّل کی حقیقت

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فرمایا اس وقت دنیا تیسری عالمگیر جنگ کے خوف سے ترساں و لرزاں ہے۔ میں نے ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورے کے دوران جو انتباہ کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن پیشگوئیوں پر مشتمل تھا جن میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے الہام کی روشنی میں فرمایا ہے کہ اگر دنیا نے اصلاح نہ کی اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کو نہ پہچانا تو دنیا پر ایسی تباہی آنے والی ہے جس سے علاقوں علاقوں سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ زندگی کے آثار تک ختم ہو جائیں گے۔ اس تباہی کی ایک جھلک دوسری عالمی جنگ میں دنیا دیکھ چکی ہے بلکہ اب تو ایٹم بم کے علاوہ ہائیڈروجن بم اور ان سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ترین آتشی اسلحہ ایجاد کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے آج سے گیارہ سال پہلے دنیا کو متنبہ کیا تھا کہ اس تباہی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور اب تو بعض عالمی طاقتیں بھی دنیا کو ان ہیبت ناک خطرات سے ڈرا رہی ہیں۔ پس یہ ملک جو اصلاح نہ کرنے کی صورت میں ہولناک تباہی کے کنارے کھڑے ہیں ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ لوگوں کی روزی کا سامان کریں گے خود فریبی کے مترادف ہے۔ یہ تو خود اپنی زندگی نہیں بچا سکیں گے تو لوگوں کی روزی کا سامان کیسے کر سکیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر ہمارے دوستوں نے جرمنی میں روزی کمانے کا سوچ رکھا ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی طرف لے آؤ۔ کیونکہ اس وقت ان کی سلامتی کی ایک ہی راہ ہے کہ یہ لوگ تثلیث اور لادینیّت کو چھوڑ کر خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لائیں اور خدا کے ہو کر زندگی گزاریں وگرنہ ان کے بچنے کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ حضور نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ یہ دیکھ لیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی روزی کماتے کماتے خدانخواستہ خود بھی ان قوموں کے ساتھ پِس جائیں۔ پس اگر جرمن اپنے ملک سے دوستوں کو نکال بھی دیں تو اس میں بھی ان کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی بہتری ہوگی۔ پھر دس پندرہ سال کے بعد وہ کہیں گے کہ خدا کی شان ہم تو زور لگا رہے تھے کہ ہم جرمنی میں ٹھہریں لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں سے نکال لیا۔ اور بچ گئے ورنہ تباہ ہو جاتے۔ فرمایا ہمارا آخری بھروسہ اور توکّل خدا کی ذات پر ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا کہ خدا کے بندوں کو خدا کی طرف سے جو انعامات ملتے ہیں ان میں ایک مقامِ توکّل بھی ہے۔ مومن کو اس پر مضبوطی سے قائم کیا جاتا ہے انہیں مقامِ معرفت عطا ہوتا ہے اور وہ طرح

شہر کی بے سامانیوں اور تنگیوں اور تکلیفوں کے باوجود بڑی بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ اس خوشحالی سے زندگی گذارتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزاروں خزانے ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحب دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے۔ اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور اپنے مولیٰ کریم پر کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ستاری اُن کی پردہ پوشی کرتی ہے اور ہر بلاء اور ابتلاء میں انہیں اپنے دامن عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا تعالےٰ خود متکفل بن جاتا ہے۔

ملاقات کے آخر میں مصافحے ہوئے۔

ازاں بعد جرمن نوجوان طالب علم مسٹر جارج بلانک (GEORGE BLANK) نے حضور کی خدمتِ اقدس میں بیعت فارم پیش کیا اور حضور کے دستِ مبارک پر کلمۂ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے قبولیتِ اسلام کو مبارک کرے اور استقامت بخشے۔ مکرم جارج بلانک صاحب کل شام جرمن احمدی اور زیر تبلیغ افراد کی دعوت میں شامل تھے اور اسلامی تعلیم سے متعلق سوالات بھی پوچھتے رہے تھے۔

استقبالیہ دعوت میں شرکت

اُسی روز شام جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے شہر کے مشہور اور روایتی ہوٹل FRANKFURTER HOF میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی گئی۔ جس میں معززین شہر کے علاوہ CHAD (چاڈ) مغربی افریقہ کے سفیر جناب محمد حسن صاحب نے شرکت فرمائی جو بون سے خاص طور پر اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔ سفیر موصوف ۸ سال تک الازہر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں ان کے ساتھ ایک طالب علم بھی تھے جن کا تعلق سوڈان سے ہے لیکن اس وقت الازہر میں تعلیم پا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بلجیم اور سوئٹزرلینڈ کے قونصلر، ٹاؤن کونسل اور کنزرویٹو پارٹی کا ایک نمائندہ جو فرینکفورٹ یونیورسٹی میں پروفیسر بھی ہے، یونیورسٹی کے ایک اور لیکچرر جن کا علوم شرقیہ سے تعلق ہے، کئی ممتاز مصنفین، شعراء، وکیل، صحافی، چرچ کے نمائندے، مختلف شعبوں کے [illegible] احباب، جرمن احمدی دوستوں نے دعوت میں شرکت کی۔ ہندو تنظیم "Rufa Yog" کی نمائندہ خاتون برہما کماری سومن دیوی (Brama Kumari Suman Devi) بھی اپنے ایک پیروکار کے ساتھ دعوت میں شامل ہوئیں۔

غیر رسمی گفتگو

حضور ایدہ اللہ بنصرہ استقبالیہ میں شرکت کی غرض سے اپنے رفقائے سفر کے ساتھ ہوٹل پہنچے تو دروازے پر ہوٹل کے ڈائریکٹر Mr. Hugo Sidel اور ہوٹل کے چیف نائٹ آڈیٹر عزیزم مکرم عرفان احمد صاحب نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر صاحب کی معیت میں مختلف گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے حضور استقبالیہ میں تشریف لے گئے اور مدعوین سے قریباً دو گھنٹے تک بڑی بے تکلفی کے ماحول میں محوِ گفتگو رہے اس غیر رسمی گفتگو کے دوران مختلف مذہبی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور علمی وادبی موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ بلجیم کے قونصلر سے تبلیغ اسلام کے موضوع پر بات چیت کے دوران حضور یہ سُن کر بہت خوش ہوئے کہ یورپ میں صرف بلجیم ایک ملک ہے جہاں اسلامی قوانین کو "Legal" حیثیت حاصل ہے اور مسلمانوں کے فیصلے اسلامی شریعت کے مطابق طے پاتے ہیں۔

اِسلام ایک زندہ مذہب ہے

ہندو خاتون شومن دیوی صاحبہ جن کے نزدیک یہ دنیا دوزخ بنی ہوئی ہے اور اس کو پاک بنانے والا خدا کسی اونچے مقام پر مسند افروز ہوچکا ہے لہٰذا اب اس کی یاد سے روح کو پاک اور تازہ کرتے رہنے میں یا بالفاظِ دیگر گیان کے ذریعہ نجات مل سکتی ہے، اس سے مذہب کی غرض وغایت پر حضور کی بڑی لمبی گفتگو ہوئی۔ آپ نے اُسے تفصیل سے بتایا کہ مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ دلوں کو بدل دے۔ انسان اپنے اندر ایسا ایمان اور یقین پیدا کرے کہ بالآخر خدا تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق پیدا ہوجائے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے جس کی قدرت اس کائنات کے ہر ذرہ میں کارفرما ہے۔ وہ باوجود دُور ہونے کے اتنا نزدیک بھی ہے کہ انسان اُس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے اور اس کی تائید و نصرت میں آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ ہندو ازم گیان دھیان کی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے جو خدائے واحد و یگانہ کا صحیح تصور پیش کرتا ہے۔ خدا کے بندے اپنے زندہ خدا کے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں اور اُن کے وجود میں خدا تعالےٰ دُنیا کو ایسے معجزے دکھاتا ہے جو اسلام کے زندہ اور پائندہ مذہب ہونے کی علامت ہے۔

Reception Room کے باہر آنے والے مہمانوں کو جماعت احمدیہ سے شائع شدہ جرمن میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے تعارف پر مشتمل ایک رسالہ بھی شامل تھا۔ جسے فرینکفورٹ مشن نے حضور کی تشریف آوری کے موقع پر شائع کیا تھا۔ علاوہ ازیں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی ایک انگریزی کتاب کا جرمن ترجمہ بھی اس لٹریچر میں شامل تھا۔ جو مہمانوں کو پیش کیا گیا۔

اس دعوت نے بھی مختلف مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں تک اسلام کی دعوت و تبلیغ کا نہایت عمدہ موقع فراہم کیا۔ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی۔ دعوت شروع ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد افطاری ہوئی۔ حضور کی خدمت میں چائے کی پیالی پیش کی گئی لیکن حضور اقدس گفتگو میں اس قدر محو اور ابلاغ حق میں اتنے مستغرق تھے کہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے تک یہ چائے کی پیالی آپ کے ہاتھ میں رہی لیکن اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہ لے سکے۔

پریس کانفرنس

۱۲ اگست۔ ہوٹل FRANK-FURTER HOF۔ جہاں کل استقبالیہ دعوت دی گئی تھی آج اسی ہوٹل میں حضور نے گیارہ بجے قبل دوپہر پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور صحافیوں کے متعدد سوالوں کے جوابات دیئے۔

حضور نے اس پریس کانفرنس کا آغاز یہ کہتے ہوئے کیا کہ میں اہل جرمنی تک ایک اہم پیغام پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ ہے اسلام کا امن اور سلامتی کا پیغام۔ فرمایا اس وقت مغربی ممالک کو بعض ایسے مسائل کا سامنا ہے جنہیں وہ حل کرنے میں ناکام ہوچکے ہیں۔ تہذیب نَو نے ایک دوسرے کو معاف کرنا نہیں سیکھا۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ اس تہذیب نے پہلی عالمی جنگ کے بعد بھی معاف کرنا نہ سیکھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد بھی یہی حال رہا۔ اتحادیوں نے جرمنوں کو معاف نہ کیا۔ حتّٰی کہ جنگ عظیم کے خاکستر سے ابھی تک بدستور انتقامی کارروائیوں کی چنگاریاں سلگتی چلی آرہی ہیں جو کسی وقت بھی بھڑک کر دنیا کے امن کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیں گی۔

تہذیبِ نَو اور مداہنت

حضور نے فرمایا تہذیب نَو کی کوکھ سے ایک اور مسئلے نے جنم لیا ہے اور وہ مداہنت ہے جو نئی تہذیب کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ مداہنت جس کا دوسرا نام منافقت ہے اس کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام نے صراطِ مستقیم کی جو تعلیم دی ہے اس کی پیروی کئے بغیر انسان کا کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے اس امریکی ٹیم کا ذکر کیا جو Jesus of Christ نامی فلم کی تیاری کے سلسلہ میں برصغیر کا دورہ کر رہی تھی۔ یہی ٹیم جب ایک موقعہ پر حضور سے ملنے کے لئے ربوہ آئی تو آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے بارہ میں اُن سے تفصیلی گفتگو فرمائی تو پھر آخر میں جب حضور نے اس ٹیم سے یہ پوچھا کہ اگر آپ کو صداقت مل جائے تو کیا آپ دنیا پر اس کا اظہار کریں گے؟ تو اُن کا جواب نفی میں تھا اور دلیل یہ دی کہ وہ اپنا پیسہ برباد نہیں کرنا چاہتے۔ فرمایا دنیا کے ہر خطے اور ہر شعبۂ زندگی میں یہی نظر آتا ہے کہ اظہارِ حقیقت اور انشائے صداقت کی بجائے مکر و فریب اور چال بازی سے کام لینا زندگی کا ایک حصہ بنتا چلا جارہا ہے۔ فرمایا منافقت کے نام پر جو تہذیب پروان چڑھی ہے وہ شاخِ نازک پر بننے والے اس آشیانے کی مانند ہے جسے کسی گھڑی ہوا کا تُند و تیز جھونکا گرا کر فنا کر دیتا ہے

اس کے بعد حضور نے صحافیوں سے فرمایا اسلامی تعلیم سے متعلق کوئی سوال ہو تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔ چنانچہ تعدد ازدواج، طلاق، مرد اور عورت میں مساوات، خصوصاً ایک ہی جیسا کام ہو تو اُجرت کے حصول میں یکساں معیار، مسلمانوں کے دوسری قوموں خصوصاً عیسائیوں سے باہمی تعلقات کے بارہ میں کئی سوالوں کے حضور نے نہایت مختصر لیکن جامع رنگ میں جواب دیئے۔ ایک صحافی کہنے لگے آخر اسلام اور عیسائیت میں فرق کیا ہے۔ جب دونوں ایک خدا کو مانتے ہیں تو ایک ہی طریق پر عبادت کیوں نہیں کرتے؟

اسلام اور عیسائیت میں فرق

حضور نے فرمایا جہاں تک اسلام اور عیسائیت میں فرق کا سوال ہے عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا (اقنوم ثانی) مانتے ہیں لیکن مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے نیک بندے اور برگزیدہ رسول تھے

اور نسبی ۔ لیکن حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ حضرت مسیحؑ کا دَور نبوت ختم ہو گیا ۔ اسلامی تعلیم کے نئے دَور کا آغاز ہوا جسے عیسائیوں نے اب تک تسلیم نہیں کیا ۔ حالانکہ یہ وہ کامل اور عالمگیر ہدایت ہے جو قیامت تک قابلِ عمل ہے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے ۔

اب رہا یہ سوال کہ جب خدا ایک ہے تو عیسائی اور مسلمان ایک ہی طریق پر عبادت کیوں نہیں کرتے ۔ حضور نے فرمایا میں نے یہ نہیں کہا کہ عیسائی بھی ایک ہی خدا کو مانتے ہیں ۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت مسیحؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی خدا کی عبادت کرتے تھے دراصل حضرت مسیحؑ کو ماننے والے عیسائیت کے نام پر کئی فرقوں میں بٹ گئے ۔ ان میں اکثریت ایسے فرقوں کی ہے جو تثلیث کو مانتے ہیں ۔ انہوں نے ایک خدا کی جگہ تین خدا بنا لئے ہیں ۔ لیکن مسلمان توحیدِ حقیقی کے علمبردار ہیں ۔ پس وہ لوگ جو تثلیث کو مانتے ہیں ان کا مسلمانوں کے طریق پر عبادت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ مسلمانوں کے طریقِ عبادت کی بنیاد توحیدِ حقیقی پر قائم ہے اور عیسائیت اس سے محروم ہے ۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کی بناء پر یہ اعلان اس پریس کانفرنس میں بھی دہرایا کہ اگلے سَو سال میں یورپین اقوام کی بڑی بھاری اکثریت مسلمان ہو جائیگی ۔ اور سَو سال بعد کے مؤرخین میری آج کی باتوں میں بہت دلچسپی لیں گے اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہونے والے بیانات اور پیشگوئیوں کی تلاش کریں گے اس پر ایک بڑے ثقہ صحافی نے حضور سے سوال کیا ۔ جماعتِ احمدیہ کی تعداد کتنی ہے ؟ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی تعداد ہے تو ایک کروڑ مگر یہ ایک اس طرح بنی کہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو آپؑ اکیلے تھے ۔ اور جیسے کسی کا یہ عالم تھا کہ اپنوں نے بھی آپ کو درخور اعتناء نہ سمجھا ۔ گھر والے آپ کو کھانا دینا بھول جاتے تھے ۔ ساری دنیا آپ کی مخالفت پر متحد ہو گئی ۔ لیکن مخالفتوں کے ایک طوفان کے بعد دوسرے طوفان سے گزرتے ہوئے قریباً نوّے سال میں وہ جو ایک تھا وہ ایک کروڑ بن گیا

اگر اگلے سَو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک آدمی ایک کروڑ بن جائے تو تم ضرب دیکر دیکھو کیا تعداد بنتی ہے ۔ پہلے تو وہ صحافی سمجھے کہ حضور نے ویسے ہی بات کر دی ہے اسی لئے انہوں نے یہ بات سُنی اَن سُنی کر دی ۔ لیکن جب حضور نے فرمایا نہیں میری خاطر آپ کچھ تکلیف اُٹھائیں اور دیکھیں تو سہی کیا شکل بنتی ہے ۔ چنانچہ انہوں نے جب ضرب دی تو سر اُٹھا کر کہنے لگے اتنی تعداد تو دُنیا کے سارے انسانوں کی بھی نہیں بنتی ۔ حضور نے فرمایا مَیں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اتنی تعداد میں احمدی ہو جائیں گے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارا یہ دعویٰ کہ اگلی صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہے جسمیں لوگوں کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی ۔ یہ بات ناممکنات میں سے نہیں ۔ پس جس طرح ایک سے ایک کروڑ بننے کے متعلق لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بات ناممکن ہے لیکن عملاً ناممکن ثابت نہیں ہوئی ۔ اسی طرح یہ بات بھی ناممکن نہیں کہ اگلے سَو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک ، کروڑ بن جائے ۔ چنانچہ اگلے روز فرینکفورٹ کے اخبارون نے محاورةً اسے کمپیوٹر پروجیکشن سے تعبیر کیا ۔

حضور کی پریس کانفرنس کے بعد دو صحافیوں نے حضور کی زندگی کے حالات ، روز مرّہ کے معمولات ، اور آپ کے امام جماعتِ احمدیہ ہونے کی حیثیت میں اغراض و مقاصد سے متعلق سوالات پوچھے اور پھر یہ دونوں صحافی حضور کی معیت میں مشن ہاؤس تشریف لائے اور مسجد نور کے سامنے حضور کی تصویر لی ۔ اور چند گھنٹے کے بعد شائع ہونے والے Evening Paper میں حضور کی تصویر کیساتھ خبر شائع کی جسمیں زیادہ تر آپ کی شخصیت کو نمایاں کیا گیا ۔

اس پریس کانفرنس میں فرینکفورٹ کے مشہور اخبارات ، اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں اور فوٹو گرافروں کی ایک معقول تعداد نے حصہ لیا اور اسلامی تعلیم سے متعلق جرمن زبان میں لٹریچر اور حضور کے پریس کانفرنس سے خطاب کے بارہ میں مختلف صحافیوں نے متعدد سوالات کئے ۔ جن کے اہم حصّوں کے متعلق خاکسار نے خلاصةً اُوپر ذکر کیا ہے ۔ اس پریس کانفرنس کے دَوران مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

پرائیویٹ سیکرٹری ، مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن ، مکرم منصور احمد خانصاحب امام مسجد فرینکفورٹ اور برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے حضور کی معاونت کا شرف حاصل کیا ۔

میئر کے نمائندہ سے ملاقات

اسی روز تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو فرینکفورٹ کے میئر کے نمائندہ ڈاکٹر کوپرس (DR. KUPPERS) نے کائزر قیصر ہال میں خوش آمدید کہا ۔ یہ وہی مشہور اور خوبصورت ہال ہے جس میں جرمنی کے پُرانے بادشاہوں کا انتخاب عمل میں آتا تھا اور اُن کی تاجپوشی ہُوا کرتی تھی ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ اپنے رفقائے سفر کے علاوہ مکرم بشیر احمد خانصاحب رفیق امام مسجد لندن ، امام منصور احمد خان صاحب ، ہدایت اللہ ہیوبش صاحب ، مبشر احمد باجوہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور عبداللہ صاحب جرمن نو مسلم کے ساتھ ٹھیک تین بجے قیصر ہال میں تشریف لے گئے تو ڈاکٹر کوپرس نے جو برسرِ اقتدار کنزرویٹو کرسچین پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں ، ہال کے دروازے پر حضور کا استقبال کیا اور پھر سپاسنامہ پیش کیا جس میں فرینکفورٹ کی انتظامیہ اور احمدیہ مسلم مشن کے درمیان خوشگوار تعلقات کا ذکر کیا ۔ نیز انہوں نے جماعت احمدیہ کی اُن خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا جو افریقی ممالک میں انجام پا رہی ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نزدیک حکومت جرمنی بھی اہلِ افریقہ سے ہمدردی رکھتی ہے اور اُن کی مدد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور چونکہ دونوں کا مطمحِ نظر افریقی اقوام کی بے لوث خدمت کرنا ہے اس لئے حکومتِ جرمنی اہلِ افریقہ کی تعلیمی اور حفظانِ صحت کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی ٹھوس خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے

حضور ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور اپنی طرف سے اُنہیں جرمن ترجمہ قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اپنی طرف سے فرینکفورٹ کی ایک باتصویر کتاب حضور کی خدمت میں پیش کی ۔

Refreshments کے دَوران کچھ دیر تک غیر رسمی گفتگو ہوتی رہی ۔ ڈاکٹر کوپرس نے حضور کے اس ارشاد سے اتفاق کیا کہ اب وقت ہے انسان ، انسان سے محبت کرنا سیکھے جنگ ایک نہایت ہی احمقانہ اور خطرناک خیال ہے ۔ دنیا کو آپس کی دشمنی ترک کر کے محبت اور پیار کی فضاء میں زندگی بسر کرنی چاہیئے ۔

فرینکفورٹ میں حضور کی مصروفیات کا یہ آخری کڑی بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی حضور میئر کے نمائندہ سے اپنی اس مختصر ملاقات میں جو بات کہنی چاہتے تھے وہ آپ نے کہہ دی اور اسلام کا جو پیغام آپ پہنچانا چاہتے تھے وہ بڑے مؤثر رنگ میں پہنچا دیا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

کینیڈا میں ایک اعلانِ نکاح

کینیڈا میں حال ہی میں منعقدہ احمدیہ کنونشن میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مع اہل و عیال شرکت فرمائی ۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی بائیس سال بعد محترم عبداللطیف صاحب چوہدری صدر جماعت احمدیہ اوٹاوا سے ملاقات ہوئی جو آپ کے پاکستان میں بی ۔ ایس ۔ سی میں کلاس فیلو تھے ۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے محترم عبداللطیف صاحب چوہدری کی صاحبزادی عزیزہ فرزانہ سلمہا کے نکاح کا عزیزم بشارت احمد صاحب مبشر کے ہمراہ اعلان کرتے ہوئے بچی کے دادا محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحومؓ (ایس ڈی او ریٹائرڈ ۔ صدر جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور) کا تذکرہ کیا کہ کن حالات میں سے گزرنے کے بعد انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا ۔ آپ کی زبان سے یہ حالات سُن کر احباب بہت محظوظ ہوئے ۔ بعد ازاں حضرت چوہدری صاحب نے لمبی دعا فرمائی ۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دُعا فرمائیں ۔

خاکسار : ملک صلاح الدین مؤلف اصحابِ احمد قادیان

ولادت :- مکرم بشیر احمد صاحب شاکر ساکن ساؤتھ آل ۔ لندن کو اللہ تعالیٰ نے نواسہ عطا کیا ہے جس کا نام رضوان احمد رکھا گیا ہے ۔ عزیز نومولود حافظ محمد عمر صاحب مرحوم مبلغ کا پوتا ہے ۔ احباب عزیز کے صالح اور خادم دین اور طول عمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔

درخواست دعا :- مکرم احمد علی صاحب ریٹائرڈ ہو کر اپنے بچوں کیساتھ مستقل رہائش کیلئے کینیڈا چلے گئے ہیں مگر ایک بچہ پیچھے رہ گیا ہے امیگریشن کیلئے اپیل کی ہے اس میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار : ملک صلاح الدین ایم اے قادیان

جماعت احمدیہ یادگیر میں ایک کامیاب سیمینار اور سالانہ جلسہ!

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی شرکت!

(رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر)

جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک) کے زیر اہتمام مؤرخہ ۶ نومبر ۷۸ء کو "مذہب — قومی امن کے لئے ضروری ہے" کے زیر عنوان ایک سیمینار اور مؤرخہ ۷ نومبر کو سالانہ جلسہ نہایت شاندار طریق پر منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

تشہیر

اس تقریب کے بارہ میں مقامی اخباروں میں اعلانات شائع ہوئے۔ علاوہ ازیں بڑے سائز کے پوسٹر شہر یادگیر اور مضافات میں چسپاں کئے گئے۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور دونوں روز جیپ، کاروں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خوب منادی کرائی گئی۔

مہمانانِ کرام

یہ بات احباب جماعت کے لئے نہایت مسرت کا باعث بنی کہ اس سیمینار اور سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان تشریف لائے۔ چنانچہ آنمحترم مع محترمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب، مؤرخہ ۶ نومبر کو بعد دوپہر وارد فرما ہوئے۔ آپ کے ہمراہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو بھی تشریف لائے۔

معزز مہمانوں کا نہایت شاندار رنگ میں استقبال کیا گیا اور جیپ کاروں اور موٹر سائیکلوں کے ذریعہ جلوس کی شکل میں احمدیہ محلہ تک پہنچایا گیا۔ پھر مسجد کے سامنے بھی خصوصی استقبال کیا گیا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے یادگیر کے مضافات کی جماعتوں یعنی رائچور۔ دیودرگ۔ گلبرگہ۔ تیماپور اور ادگور سے کثیر تعداد میں احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں حیدر آباد سے ایک اسپیشل بس کے ذریعہ احباب تشریف لے آئے اس طرح بفضلہ تعالےٰ محلہ احمدیہ میں خوب رونق رہی۔

جلسہ گاہ

سیمینار اور سالانہ جلسہ کے انعقاد کے لئے یادگیر شہر کے وسط میں واقع گاندھی چوک کو منتخب کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں کے علاوہ بیسیوں ٹیوب لائٹوں کے ذریعہ خوب مزین اور روشن کیا گیا تھا۔

سیمینار کا آغاز

مؤرخہ ۶ نومبر کو رات کے ½۸ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت خاکسار منظور احمد مقامی مبلغ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی نظم خوانی کے ساتھ سیمینار بعنوان "مذہب — قومی امن کے لئے ضروری ہے۔" کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے اپنے خیر مقدمی خطاب میں اس زمانہ کی بدامنی اور خطرناک حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایسے ماحول میں قیام امن کے لئے اس قسم کے سیمینار منعقد کرنے کی غرض و غایت اور افادیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات عموماً اور اسلام کی تعلیمات خصوصاً تمام دنیا کو دائمی امن کی طرف لے جانیوالی ہیں۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے آندھرا پردیش کے ایک مشہور [illegible] اور [illegible] جناب ایم نعمانی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے قومی یکجہتی کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ مختلف مذاہب نے قومی امن کے لئے جو تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کی ہیں ان کو اپنانے سے ہی دنیا میں دائمی امن قائم ہو سکتا ہے۔

بعدہٗ شری وی۔ ایچ۔ دیسائی پرنسپل بھونس کالج حیدر آباد نے اپنا ایک انگریزی مقالہ پڑھ کر سنایا جسمیں آپ نے بتایا کہ اسلام کی امن کی تعلیم اور ہندو مذہب کی شانتی کی تعلیم ایک ہی ہے۔ اسی طرح یسوع مسیحؑ کی تعلیم کی بنیاد بھی امن و امان اور پیار و محبت پر ہے۔ گویا کہ ہر مذہب کا نقطۂ مرکزی قیام امن پر مرکوز ہے۔ لیکن آج دنیا میں سب سے زیادہ جس چیز کی کمی ہے وہ شانتی کی ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ منعقد کئے جانے والے اس قسم کے سیمیناروں کو اس زمانہ میں بہت ہی ضروری اور اہم قرار دیا۔

پیغامات

اس سیمینار میں بعض بزرگان اور اہم شخصیتوں کو بھی شرکت کے لئے خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن جو اپنی بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث شرکت نہیں کر سکے انہوں نے معذرت کرتے ہوئے اپنی طرف سے اس سیمینار کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے پیغامات ارسال فرمائے اور جماعت احمدیہ یادگیر کی اس کوشش کی سراہنا کی۔ چنانچہ لندن سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف (ہیگ)۔ شری کے۔ سی۔ ابرا[illegible] گورنر آندھرا پردیش۔ جناب دیوراج ارس چیف منسٹر صوبہ کرناٹک اور مسٹر ایم۔ چنا ریڈی چیف منسٹر آندھرا پردیش نے اپنے پیغامات ارسال فرمائے۔ جو اس موقعہ پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے پڑھ کر سنائے (ان پیغامات کا متن آخر میں درج ہے)

ان پیغامات کے پڑھ کر سنائے جانے کے بعد محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس نے تقریر کرتے ہوئے دنیا میں بدامنی پھیلنے کی وجوہات یعنی عدم مساوات، امیر و غریب کے امتیازات، حاکم و محکوم کے درمیان عدم مفاہمت۔ رنگ و نسل کے امتیازات، مسئلہ صوبائیت و لسانیت وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے دنیا میں قیام امن کے لئے اسلام جو تجاویز پیش کرتا ہے اُن کا ذکر کیا اور آخر میں شہزادہ امن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے ذریعہ اور آپؑ کی جماعت کے ذریعہ دنیا میں قیام امن کے لئے جو سرگرمیاں جاری ہیں اُن کا بھی ذکر کیا۔

اس کے بعد محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اپنی انگریزی تقریر میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج جماعت احمدیہ تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرتے ہوئے آپ کی صحیح اور پاک تعلیمات کی طرف تمام دنیا کو دعوت دیتی ہے اور اس طرح باہمی مفاہمت کے ذریعہ ایک پُرامن ماحول کے قیام کی کوشش کرتی ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ایک طرف دنیا نے مادی لحاظ سے بہت ترقی کر لی ہے۔ لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اخلاقی اور روحانی طور پر دنیا اتنی گر چکی ہے کہ خود انسانیت شرم کے مارے اپنا سر جھکا رہی ہے۔ آپ نے مغربی و مشرقی ممالک میں جو بے حیائی اور بے شرمی کا دور دورہ ہے، اس کا نقشہ کھینچنے کے بعد فرمایا اس انسانیت سوز فضاء کے قائم ہونے کی سب سے بڑی وجہ مذہب سے دُوری ہے۔ آج دنیا میں امن کا نعرہ بلند کرنے والے تو بہت ہیں لیکن عملاً دیکھا جائے [illegible] اور اخلاق سوز ہے۔ آخر میں آپ نے اسلام کی حسین تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امن بخش پیغام کو بیان کر کے ثابت کیا کہ آج دنیا میں امن کا قیام صرف اور صرف مذہب کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔

صدارتی تقریر

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مذہب کی تعلیمات سے روشناس ہونے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ صرف تقریریں سننے سے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا میں ایک پُرامن اور خوشحال ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

آخر میں محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے جملہ مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی یہ سیمینار بفضلہ تعالےٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ جلسہ

حسب پروگرام مؤرخہ ۷ نومبر کو آٹھ بجے شب، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم فضل احمد تیمر گری کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

مدراس میں احمدیہ دارالتبلیغ کا افتتاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی شرکت

مکتوب مرسلہ مکرم ... محمد صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو مدراس

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ مدراس کی ایک دیرینہ ضرورت اور آرزو کو پورا کرتے ہوئے مدراس میں دارالتبلیغ کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت مستورات کے لئے مورخہ ۳ نومبر جمعہ کا دن مسرتوں اور شادمانیوں کا دن تھا وہ دن ... صورت میں ہمارے لئے عید ... کم ... کی زبان پر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے تھے ہر ایک خوش خوش نظر آرہا تھا گویا کہ انہیں آج کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی بہت بڑی مراد پوری کردی تھی۔!!

مختصر تاریخ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدراس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت پہنچ گئی تھی سب سے پہلے یہاں حضرت حکیم محمد سعید صاحب اور آپ کے چچیرے بھائی حضرت ... محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی ان دونوں بزرگوں کی تبلیغ سے محترم حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا صاحب نے بیعت فرمائی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے صحابہ کرام کے زمرہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی ان ہی ایام میں محترم ... حسن علی صاحب اور محترم حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب کو بھی بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مکرم ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان کے والد۔ مکرم عزیز اللہ صاحب ... چھوٹے بھائی تھے۔

مدراس میں سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ کرام حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نیر، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولانا روشن علی صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے تھے کچھ عرصے کے لئے محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری سابق ناظر تعلیم و تربیت قادیان یہاں بطور مبلغ متعین ہوئے۔

۱۹۲۰ء میں محترم پروفیسر مولوی محمد صاحب مرحوم M.A.L.L.B بہار سے بغرض ملازمت یہاں تشریف لائے اور اس وقت سے آپ کی وفات تک جو ۱۹۷۰ء میں ہوئی جماعت احمدیہ مدراس کے صدر کے فرائض نہایت احسن و خوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ مکرم علی محی الدین نے ۱۹۲۲ء میں بیعت کی اس وقت چند گنتی کے افراد ہی یہاں جماعت میں تھے ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب فاضل مالا باری مبلغ انچارج کیرلہ تامل ناڈو کے مبلغ کے طور پر اس علاقہ میں آجایا کرتے تھے۔

۱۹۵۶ء ماہ جون میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی (ناظر دعوۃ و تبلیغ) یہاں باقاعدہ بطور مبلغ انچارج کے متعین ہوئے اور آپ کے ذریعہ دارالتبلیغ کا قیام اسلامک سنٹر کے نام سے عمل میں آیا تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں آپ کی سرگرمیاں آٹھ سال کے لمبے عرصہ تک جاری رہیں جون ۱۹۶۴ء میں آپ کا تبادلہ کلکتہ میں ہوا۔ ... کے بعد بھی یہاں انفرادی تبلیغ ہوتی رہی۔

اس کے بعد نظارت تبلیغ نے ماہ مئی ۱۹۷۰ء میں خاکسار کو اس علاقہ میں بطور مبلغ انچارج متعین فرمایا اس کے بعد از سر نو دارالتبلیغ کا قیام عمل میں لایا گیا اور باقاعدہ تعلیم و تربیت اور تبلیغی سرگرمیاں شروع ہوگئیں۔

جماعت احمدیہ مدراس کے لئے اب تک اپنی کوئی ذاتی مسجد یا دارالتبلیغ نہ ہونے کی وجہ سے ایک عرصہ تک جماعتی تقریبات۔ اجلاسات درس و تدریس وغیرہ مختلف مقامات میں منعقد کی جاتی رہیں ایک لمبے عرصہ تک مکرم پروفیسر محمد صاحب مرحوم کے ہاں اس کے بعد ایک زمانہ تک محترم شیخ محمد رفیق صاحب کے مکانوں میں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی رہی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

سنگِ بنیاد

ایک عرصہ دراز کے بعد ۱۹۷۴ء میں شہر کے ایک موزوں اور بارونق مقام میں ایک زمین خرید کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹرڈ کروا دی گئی۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی تھی کہ دارالتبلیغ کے لئے سنگ بنیاد رکھنے کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بنفس نفیس تشریف لائے۔

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء کی شام کے چار بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعاؤں کے ساتھ اینٹیں نصب فرما کر سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سرانجام دی۔ اس کے بعد جماعت کے بزرگوں نے ایک ایک اینٹ نصب کی آخر میں محترم موصوف نے ایک بہت طویل اور رقت آمیز اجتماعی دعا فرمائی۔

تعمیر

اس کے بعد رقم کی فراہمی میں مختلف دقتیں پیدا ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام شروع نہیں ہو سکا بالآخر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ مختلف حلقوں میں تعمیر ہوتا رہی اس دارالتبلیغ کی تعمیر کے اخراجات کا بیشتر حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہی برداشت کیا ۱۹۷۸ء ماہ اپریل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ دعاؤں اور عنایات کریمانہ کے نتیجہ میں باقاعدہ تعمیری کام شروع ہوا اس کے لئے نظارت جائیداد نے خاص طور پر مکرم مولوی سراج الحق صاحب کو تعمیری کاموں کی نگرانی کے لئے یہاں بھیج دیا انہوں نے مسلسل چھ مہینہ تک دن رات پرخلوص محنت کرکے تعمیر کی نگرانی فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء اس سے قبل محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد نے یہاں تشریف لا کر اور حالات کا معائنہ فرما کر ضروری ہدایات فرمائی۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں نہایت عالیشان دو منزلہ عمارت بنانے کی توفیق عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس عمارت کے اوپر کے حصہ میں نمازوں کی ادائیگی کے لئے Prayer hall بنایا گیا جہاں آئندہ جماعتی تقریبات بھی منعقد ہوتی رہیں گی پچھلے حصہ میں چار دکانیں بنائی گئیں اور مبلغ انچارج کے لئے دفتر اور رہائش گاہ بھی تعمیر کی گئی نیز لائبریری اور پریس کے لئے ایک جگہ مخصوص کی گئی جہاں انشاء اللہ جلد ہی تعمیر شروع کی جائے گی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری اور اجازت سے مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۸ء جمعہ کا دن اس دو منزلہ دارالتبلیغ کے افتتاح کے لئے مقرر کیا گیا اس کے متعلق دعوت نامے شائع کرکے دور و نزدیک احباب و زیر تبلیغ معززین کو بھیج دئے گئے ذاتی خطوط بھی لکھے اخبار بدر میں اعلان بھی شائع ہوا۔

مہمانان کرام

اس تقریب میں شرکت کے لئے خاص طور پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان دار الامان ۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو یہاں تشریف لائے۔ سٹیشن پر احباب جماعت نے آپ کا استقبال فرمایا۔

دوسرے دن صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب علاقہ تامل ناڈو اور کیرلہ کی جماعتوں کے نہایت شاندار اور کامیاب دورے کے بعد تشریف لے آئے سٹیشن پر آپکا شایان شان استقبال کیا گیا۔

ہمارے دعوت نامے قبول کرتے ہوئے دور و نزدیک جماعتوں سے کافی تعداد میں احباب جماعت تشریف لے آئے چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد سکندرآباد بنگلور، شموگہ، ویلور، گنگاڈی، کالی کٹ، کوڈالی، ... میلاپالم، ... کوٹار، ... وغیرہ جماعتوں سے کافی تعداد میں احباب تشریف لائے یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے بالکل شمالی علاقہ کشمیر سے بھی ہمارے ایک احمدی بھائی ڈاکٹر اقبال احمد صاحب بھی تشریف لائے۔

اجتماعی دعا

جمعہ کے روز ٹھیک ساڑھے نو بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم جناب ناظر صاحب تبلیغ ... کے سامنے موٹر کار ... تشریف لائے احباب جماعت ...

مرحبا۔ نعرۂ تکبیر اور دیگر نعروں سے استقبال کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سمیت ایک اجتماعی دعا فرمائی اس کے بعد جوں ہی آپ مع محترم ناظر صاحب و عہدیداران مشن ہاؤس میں داخل ہوئے احباب جماعت نہایت رقت آمیز آوازمیں خدا تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہوئے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مشن ہاؤس کے اوپر بنائے گئے Prayer Hall میں داخل ہوئے احمدیوں کے علاوہ کافی تعداد میں غیر احمدی افراد بھی آئے ہوئے تھے عورتوں کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا دیکھتے ہی دیکھتے وسیع و عریض ہال نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت ایمان افروز اور سبق آموز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے سب سے پہلے اس دار التبلیغ کی تعمیر پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تحریک جدید کے تحت اکناف عالم میں مشن ہاؤس کی تعمیر کی سکیم کا ذکر ...

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطبہ کا ساتھ کے ساتھ تامل میں ترجمہ ہوتا رہا۔ نماز جمعہ و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

نکاح: نمازوں کے بعد آپ نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

بیعت: اس موقع پر Mellan Shah کے مکرم محمد ابراہیم صاحب مع اہلیہ کے بیعت کر کے غلامان مسیح موعود علیہ السلام میں شریک ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ کا اجتماع

اسی روز شام کے ۴/۱ ۳ بجے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک جلسہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت ہال میں منعقد ہوا اس جلسہ میں بھی تمام احمدی بہنوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی بہنوں نے جو مدراس کی مختلف عورتوں کی تنظیموں کی نمائندگی کرتے ہوئے مستورات نے شرکت کی۔ یہ جلسہ رات کے ۲/۱ ۸ بجے تک رہا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھی گئیں۔ بعدہٗ جماعت کی طرف سے سب احباب و مستورات کی خدمت میں بریانی پیش کی گئی اس کا پورا انتظام مکرم محمد احمد اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد تھا جس کو انہوں نے حسن و خوبی سے انجام دیا جزاھم اللہ

شکریہ

ہم سب سے پہلے اپنے مولائے کریم کے شکر گذار ہیں کہ جس نے محض اپنے فضل سے شہر مدراس میں اتنی بڑی عمارت کھڑی کرنے کی توفیق عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے بعد ہم سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور اقدس کی خاص توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہمیں یہ دن نصیب ہوا۔

اسی طرح ہم صدر انجمن احمدیہ قادیان اور خاص کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان بزرگوں نے بھی ذاتی دلچسپی لے کر اس کار خیر کی تکمیل میں ہمارے ساتھ پورا تعاون فرمایا۔ اس موقع پر مکرم سراج الحق صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے دن رات کی پرخلوص محنت سے اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے بعد خاکسار جماعت ہائے احمدیہ مدراس۔ کلکتہ اور کیرلہ و دیگر مقامات کے ان مخلصین کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس کار خیر میں مالی امداد فرمائی۔ اسی طرح ان تمام افراد جماعت کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تعمیر کے سلسلہ میں کسی نہ کسی طرح تعاون دیا تھا فجزاھم اللہ تعالیٰ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دار التبلیغ کو اسلام کا بہترین اور کامیاب مرکز بنا دے آمین ::

جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ: بقیہ صفحہ ۱

چنانچہ پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی ہوئی آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی زندگی کے مختلف ایمان افروز واقعات کی روشنی میں آپؐ کی رواداری کی طرف روشنی ڈالی اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے نہایت اہم ایمان افروز واقعات بیان کر کے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں کی طرف روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم رشید الدین پاشا صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس جلسہ کی تیسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ہوئی آپ نے فرمایا کہ کل کے سیمینار میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے انسانیت کو ایک کی ذریعہ سے خدائے واحد کے ساتھ منسلک ہونے کی ضرورت پر جو تقریریں کی گئی ہیں وہ سب نے سماعت فرمائی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا وجود ایک مخفی خزانہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے وجود کے اظہار کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء کو مبعوث فرمایا بالآخر خدا تعالیٰ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلعم کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے اپنے کامل نمونہ سے خدا تعالیٰ کی تمام صفات کی جلوہ گری سے دنیا کو روشناس فرمایا۔

آج حضرت رسول کریم صلعم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کی کبریائی کو ظاہر فرما رہا ہے اور آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کی قوت قدسیہ کے ذریعہ اسلام کے زندہ مذہب، قرآن کے زندہ کتاب اور حضرت رسول کریم صلعم کے زندہ رسول ہونے کا زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش فرمایا آپ نے جماعت احمدیہ کے عالمگیر شاندار مستقبل کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔

اس روح پرور تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حالات حاضرہ کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی صداقت بیان فرمائی۔ اور مختلف آیات قرآنیہ کی روشنی میں عقائد احمدیت کی حقیقت و صداقت بیان فرمائی۔

اس کے بعد محترم کریم اللہ صاحب زیروی نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور عالمگیر سرگرمیوں کی طرف روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت یادگیر نے سب کا شکریہ ادا کیا اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر بعض معززین کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا جس میں قرآن مجید انگلش و خطبات نور اور دیگر قیمتی و مفید لٹریچر شامل تھا جس کو خوشی سے قبول کیا گیا۔

پیغامات کا مکمل متن

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
سابق صدر عالمی عدالت انصاف (ہیگ)

یادگیر شہر میں احمدیہ کانفرنس کا انعقاد بڑی خوشی کا باعث ہے اور میں تمام منتظمین کو السلام علیکم کے بعد دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں جماعت احمدیہ یادگیر ایک بڑی جماعت ہے جس کے ساتھ ایسے دوستوں اور بزرگوں کا نام وابستہ ہیں جنہوں نے احمدیت کی اعلیٰ درجہ کی قربانیاں پیش کیں ان میں سے بعض کی دوستی کا مجھے بھی فخر حاصل ہے۔ اس لئے میری خواہش تو یہی تھی کہ میں خود حاضر ہوتا لیکن بعض اہم اور نہایت ضروری کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے یہ سعادت حاصل نہیں کر سکتا۔ میں ان تمام بھائیوں کے لئے جو اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں خواہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہوں یا غیر از جماعت دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کا احسن رنگ میں بدلہ دے اور اپنے فضل خاص سے ان سب کو روحانی برکات سے کثیر و افر حصہ دے۔ اُن کے سینوں کو نور اسلام اور آنحضرت نبی کریم صلعم کی محبت سے منور اور سرشار کر دے اور ہندوستان کے اس حصہ کے واسیوں کو احمدیت کے جھنڈے تلے جمع کر دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری کر دے جو آپ نے فارسی کے اشعار میں بیان فرمائی ہے

بوئے ما ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

وزیر اعلیٰ صوبہ آندھرا پردیش:۔

"مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ کی جانب سے ۶ اور ۷ نومبر کو مذہب انسان کے لئے ضروری ہے کے زیر عنوان ایک سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس میں حصہ لینے والوں میں وزراء اسکالرز۔ مذہبی رہنما دانشور اور یونیورسٹی پروفیسر دلیر شامل ہیں آجکل دنیا کو مذہب کی جتنی ضرورت ہے شاید اس سے قبل کبھی نہیں تھی آج کا انسان مذہب سے بہت دور ہو گیا ہے مادی ترقی نے اسے مذہبی اقدار اور اس کے اصولوں سے منہ پھیرنے پر مجبور کر دیا ہے وہ اپنی ہی خواہشات اور ضروریات کا غلام بن گیا ہے مذہب سے دوری نے اسے خود غرض اور مفاد پرست بنا دیا ہے جسکی بے شمار مثالیں ہمیں آج کی نام نہاد ترقی یافتہ دنیا میں ملتی ہیں اپنے مفادات کے پیش نظر انسان نے اپنی ہی طرح کی انسانوں کی بستیوں اور ملکوں کو غلام بنا لیا ہے اور اس پر ڈھٹائی یہ ہے کہ مذہب اور خدا کا خوف اس کے دل میں اگر ہوتا تو وہ اتنا بے رحم نہ بنتا ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کو پھر مذہب اور روحانی زندگی سے قریب تر کیا جائے تاکہ وہ صحیح معنوں میں انسان بن سکے میں اس سیمینار کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں"

جماعت احمدیہ مدراس کی سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۷)

ہر مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ ہمارے خیالات پاکیزہ ہوں اور ہمارے اعمال پاکیزہ ہوں۔ اس کو عرفان۔ دھرم اور بھگتی کہتے ہیں۔ اگر مذہب کے بتائے ہوئے ضابطہ حیات پر ہم کاربند ہوں تو دنیا ہر لحاظ سے ترقی کر سکتی ہے۔

گورنر صاحب نے اپنی تقریر میں ویدوں میں سے مختلف حوالہ جات کی روشنی میں بتایا کہ مذہب کا مقصد خدا کے ساتھ زندہ اور مضبوط تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور ساتھ ہی مخلوق خداوندی کے ساتھ ہمدردی رواداری محبت اور خلوص کا اظہار ہے۔ اگر ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کریں گے تب ہی دنیا میں امن اور شانتی قائم ہو سکتی ہے۔ اور ہر قسم کی رنجش منافرت اور گناہوں سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔

گورنر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

چیرمین تامل ناڈو لیجسلیٹیو کونسل

گورنر صاحب کی تقریر کے بعد چیرمین صاحب آف تامل ناڈو شری M.P.S. GRAMA ...نی نے اپنی تقریر میں اس کانفرنس کے انعقاد پر اپنی حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کی طرف سے ایسی کانفرنس منعقد کر کے دیگر مذاہب کے لیڈروں کو مدعو کر کے تقریر کرواتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن میری زندگی میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کا ایک مذہبی اجتماع بلا کر اس میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اپنے مذہب پر تقریر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اس اقدام پر میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو ایک بھارتیہ مذہبی تحریک بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس جماعت کا اچھا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی تعلیمات میں ہمیں قومی یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق اور بین الاقوامی بھائی چارگی کا سبق ملتا ہے۔ ہم نے ہندوستان کی آزادی کے بعد بہت سارے سبق پڑھے ہیں۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ جب شمالی ہند میں ہندو مسلم فسادات ہو رہے تھے تو ہم جنوبی ہند میں رہنے والے ہندو اور مسلمان باہم مل کر ایک ساتھ

کے بچوں کی طرح نہایت پیار و محبت کی زندگی بسر کر رہے تھے اور یہی پیار و محبت آج بھی ہمارے درمیان پائی جاتی ہے۔

چیرمین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج سائنس کی ترقیوں نے یہ ثابت کیا کہ یہ تمام اکناف عالم کو چلانے والی ایک عظیم طاقت ہے۔ اس عظیم طاقت کے ساتھ ہم مختلف مذاہب والے منسلک ہیں۔ ہم سب کا مرجع و ماویٰ ایک ہی ہے۔ البتہ ہم نے اُس عظیم طاقت کے مختلف نام رکھے ہیں۔ ان ناموں کے اختلاف کو سامنے رکھتے ہو ہم آپس میں جھگڑتے ہیں جو کسی صورت میں درست نہیں۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اسلام کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں موجودہ مسلمانوں کی طرف نہیں بلکہ اسلام کے بانی مبانی کی زندگی آپ کی تعلیمات آپ کی سوانح حیات اور آپ کے ذریعہ قائم شدہ عظیم انقلاب کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کوئی مذہب بھی بے ضرورت قائم نہیں ہوا۔ لیکن انسانوں کی دست اندازیوں کی وجہ سے مذاہب میں بگاڑ پیدا ہوتا رہا ہے۔ اس میں قصور مذہب کا نہیں بلکہ اُن غلط ہاتھوں کا ہے جنہوں نے مذاہب کو بگاڑا ہے۔ مذہب کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی وجہ سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں سٹیج پر بیٹھے ہوئے مدراس کے آرچ بشپ ریورنڈ سُندر کلارک سے درخواست کی کہ جس طرح ہم ہندوؤں کی طرف سے اور اب جماعت احمدیہ کی طرف سے اس قسم کی کامیاب بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس طرح آپ کی عیسائی تنظیم کی طرف سے بھی اس قسم کی کانفرنس منعقد کر کے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو تقریر کی دعوت دینے کا انتظام کرنا چاہیئے آخر میں چیرمین صاحب نے جماعت احمدیہ کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کیا اور اس کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

آرچ بشپ آف مدراس کی تقریر

اس کے بعد مدراس کے آرچ بشپ ریورنڈ سندر کلارک نے اپنی تقریر میں جناب چیرمین صاحب کے اس مشورہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور وعدہ کیا کہ وہ بھی اس قسم کی کانفرنس بلانے کی کوشش کریں گے اس کے بعد یسوع مسیح کو ایک ابن آدم

کی حیثیت سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یسوع مسیح بھی محمد نبی کی طرح ایک انسان تھے۔ آپ کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ آپ نے انسانیت کی تبلیغ کی تھی۔ آپ کی تعلیمات کا خلاصہ آپ کے شاگردوں نے انجیل میں جمع کیا ہے۔ آپ نے محبت اور امن کی تعلیم دی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب لیکچر لاہور کے تامل ترجمہ کی اجرائی

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر لاہور کے تامل ترجمہ "اسلام اور دیگر مذاہب" کے بارے میں مختصر تعارف کراتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے ذریعہ ایک کاپی چیرمین صاحب تامل ناڈو کو دے کر اجراء فرمایا۔

صدر بین الاقوامی تھیوسفیکل سوسائٹی

اس کے بعد FELLOWSHIP OF FAITH کے زیر عنوان MR JOHN. B.S. COATS INTERNATIONAL PRESI-DENT THEOSOPHICAL SOCIETY. جو ایک عالمی شہرت یافتہ انگریز ہیں نے اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا آپ نے تھیوسافیکل سوسائٹی کے قیام کی غرض یہ بتلائی کہ تمام مذاہب کو ایک جگہ جمع کر کے انسان کی روحانی و اخلاقی ترقیات کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے سکیمیں سوچیں اور ان پر عمل کریں اور اس طرح دنیا میں حق و صداقت اور امن و امان قائم کیا جائے۔

اس کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے مکرمہ زلیخہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت مکرم علی محی الدین صاحب کا ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔ جو پیغام امن کے زیر عنوان تھا۔ یہ مقالہ طبع کرا کر سامعین میں تقسیم کیا گیا۔

جسٹس مہاراجن

اس کے بعد مدراس ہائی کورٹ کے جسٹس مہاراجن جو سیکرٹری CHAIRMAN OF OFFICIAL LANGUAGES COM-MISSION بھی ہیں نے ہندو مذہب کے بارے میں تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی محبت اور رواداری کی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا وہی عقیدہ ہے جو اسلام کا ہے۔ بلکہ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہی حقیقی اسلام کے علمبردار ہیں۔

لیکن مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ اور تعجب پہنچا کہ حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کو اس لئے غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے کہ یہ لوگ حضرت محمد صاحب کے بعد بھی (امتی۔ ناقل) نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ کیا ہم خدا کی اس دیرینہ سنت پر پہرہ بٹھا سکتے ہیں کہ خدا حضرت محمد صلعم کے بعد کسی کو اپنا پیغام دے کر بھیج نہیں سکتا۔ جماعت احمدیہ کو انسان کے اس فطری تقاضہ کی وجہ سے اگر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو یہ بہت خطرناک رویہ ہوگا۔ حکومت پاکستان اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائیگی۔ اس کے بعد آپ نے ہندو مذہب کی تعلیمات کی طرف روشنی ڈالی اور آخر میں ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اس کی کوششوں میں اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔

مولانا امینی صاحب

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی تقریر میں حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کے پس منظر اور اس کے بعد پاکستان میں رونما مختلف سیاسی انقلابات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور کامیاب سرگرمیوں کا بہترین انداز میں ذکر کیا۔ اور قومی یکجہتی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے سامعین کو روشناس کرایا۔

اس اردو تقریر کا خاکسار نے ساتھ کے ساتھ ترجمہ سنایا۔

ڈاکٹر بی۔ کے ریڈی

اس کے بعد ایک عالمی شہرت یافتہ شخصیت کے مالک ڈاکٹر بی۔ کے۔ ریڈی نے YOGA کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ہر مذہب کے قیام کا مقصد خدا اور اس کے مخلوق کے درمیان تعلق پیدا کرنا بتایا اور وضاحت کی کہ انسان کی جسمانی و روحانی ترقیات کے لئے یوگا کو کتنا بڑا دخل ہے۔

ڈاکٹر موروگہ ملے

اس کے بعد MEIVAZHI SALAI کے روحانی رہنما ڈاکٹر موروگہ ملے آنند نے اپنی تقریر میں دور مادیت کے زمانہ میں روحانیت کے انتشار کے لئے اس قسم کی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اپنی [illegible]

یہ بیان کی کہ مختلف مذاہب کی اصل تعلیمات کا نچوڑ لے کر اس سے دُنیا کو روشناس کرایا جائے، اور اس کے ذریعہ حقیقی اُخوت و برادری قائم کی جائے۔ انہوں نے اپنی تنظیم کا یہ نعرہ بتایا کہ ہر ایک کا مذہب میرا بھی مذہب ہے۔

دہریت کا نمائندہ

اس سمپوزیم کے آخر میں مسٹر سوریہ ارائن سیکرٹری آف INDIAN RATIONALIST ASSOCIATIONS. نے اپنے مقالہ میں موجودہ مذہبوں کی تنقید کی اور انہیں ایک غیر ضروری چیز قرار دیا۔

صدارتی تقریر

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس زمانہ میں مذہب کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ مذہب کی تعلیمات کو اپنانے کے نتیجہ میں ہی انسان صحیح مقامِ انسانیت پر فائز ہو سکتا ہے۔ آپ نے مختلف تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں صرف تقریر کی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی اُردو تقریر کا ساتھ کے ساتھ ترجمہ سُنایا گیا۔

مکرم نوجوان صاحب کے شکریہ ادا کرنے کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک طویل اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح یہ نہایت کامیاب اور شاندار جلسہ ٹھیک چار گھنٹے کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ میں مختلف مذہب و ملّت کے ساتھ تعلق رکھنے والے سامعین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے سری نگر سے لے کر کینیا کماری تک ۱۳ کے قریب جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی تھی۔ ہال کے نیچے مستورات کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت

کانفرنس سے ایک روز قبل سے ہی یہاں مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی تھی حتیٰ کہ کانفرنس کے دن بھی صبح سے تیز بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے بہت پریشانی لاحق ہوگئی تھی تاہم ہمیں رحمتِ خداوندی پر کامل یقین تھا کہ ہماری کوششوں کو وہ ناکام نہیں ہونے دیگا۔ اس لئے کہ یہ اُسی کا کام ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا صبح ۹ بجے سے بارش یکدم بند ہو گئی۔ اور جب تک ہماری کانفرنس جاری تھی بارش رُکی رہی۔ کانفرنس کے ختم ہونے کے ایک گھنٹہ کے بعد پھر شدید اور تیز بارش شروع ہو گئی۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں اشاعت

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے ٹیلی ویژن اور A.I.R کے نمائندگان اپنے آلہ جات لے کر وقت سے پہلے ہی تشریف لے آئے ہوئے تھے اور جلسہ کے دوران بعض کارروائیاں ریکارڈ کر لی گئیں۔ اور اُسی روز ٹیلی ویژن میں شام کے ۷ بجے کے تامل پروگرام میں اور ۱۰ بجے رات کے انگریزی پروگرام میں کانفرنس کے بعض حصّے اور محترم حضرت میاں صاحب، گورنر صاحب، مولانا امینی صاحب، مکرم علی محی الدین صاحب، خاکسار اور دیگر مقررین اور سامعین کو دکھایا گیا۔ اور خاص کر محترم صاحبزادہ صاحب کو بالکل قریب سے CLOSE میں کچھ دیر تک دکھا کر آپ کا تعارف کرایا گیا۔

اسی طرح مورخہ ۱۱/۷۸ کو آل انڈیا ریڈیو نے کانفرنس کی خبر کے علاوہ نیوز ریل میں بعض تقریروں کے حصّے نشر کئے۔

یہاں کے کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ جن کی اشاعت لاکھوں کی ہے THE MAIL - HINDU - INDIAN EXPRESS DINA MANI. اور اسی طرح MALAI MURASU - MAKKAL KURAL وغیرہ کئی تامل اخبارات نے بھی نمایاں رنگ میں کانفرنس کی خبریں شائع کیں۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہماری سالانہ کانفرنس نہایت شاندار رنگ میں اور اونچے معیار پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شکریہ

خاکسار اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب، محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ، جناب گورنر صاحب اور دیگر تمام مقررین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے اس کانفرنس میں شرکت فرمائی اور اپنے زرّیں خیالات سے نوازا۔

اسی طرح اُن تمام نمائندگان کا بھی صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو جماعت ہائے تامل ناڈو۔ کیرلہ۔ کرناٹک۔ اور آندھرا پردیش اور کشمیر سے مختلف صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں تشریف لا کر جلسہ کو چار چاند لگا یا۔

یوں تو جماعت احمدیہ مدراس کے اکثر دوستوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بہت تعاون فرمایا۔ لیکن اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے برادرم مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے دن رات جو محنت کی ہے اور ہر قسم کا تعاون دیا تھا وہ قابلِ تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بالآخر مولیٰ کریم سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دار التبلیغ کی تعمیر اور اس کانفرنس کے انعقاد کو علاقہ تامل ناڈو میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے ایک پیش خیمہ اور سنگِ میل ثابت فرمائے۔ آمین +

اخبارِ قادیان

•— محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ مدراس و یادگیر کے سالانہ اجلاسات میں شرکت فرمانے کے بعد مورخہ ۱۶/۷۸ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم مولانا صاحب کی عدم موجودگی میں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حدیث بخاری شریف کا درس دینے کی سعادت محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ حاصل کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

•— محترم چوہدری عبد القدیر صاحب درویش ناظر بیت المال خرچ مع اہل و عیال عرصہ دو ماہ پاکستان میں قیام کرنے کے بعد مورخہ ۱۹/۷۸ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

•— مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کے معدہ میں زخم ہے۔ خون کی بوتلیں دی گئی ہیں۔ اس کے بعد شاید اپریشن ہوگا۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

•— مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ کافی دنوں سے دمہ کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

•— مورخہ ۸/۷۸ کو مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی درویش کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے "منیر احمد طاہر" نام تجویز فرمایا۔ اسی طرح مورخہ ۱۶/۷۸ کو مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش کو بھی اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے "اکرام محمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب ہر دو بچوں کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں +

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار بوجہ پیرانہ سالی اعصابی کمزوری، پشت اور دونوں بازوؤں میں شدید درد میں بیمار ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سید غلام احمد احمدی کٹک۔

۲۔ مکرم پنڈت سریندر کول ناصر آباد کشمیر سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اس سال P.U.C کا امتحان دے رہا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے تمام بزرگوں سے اپنی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ انہوں نے مبلغ پانچ روپے نشر و اشاعت میں ارسال کئے ہیں۔

اسی طرح راجہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبد الرحیم صاحب راتھر ناصر آباد اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ انھوں نے بھی مبلغ پانچ روپے نشر و اشاعت میں ارسال کئے ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار۔ عبد السلام انور قادیان۔

۳۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم احمد دین صاحب کٹھالہ ضلع گجرات (پاکستان) عرصہ چار ماہ سے گھر سے لاپتہ ہیں۔ موصوف کے ۳ بچے ہیں اس کی وجہ سے میری ہمشیرہ بچے اور ہم سب کو بہت پریشانی ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے واپس گھر لائے اور اپنے گھر میں سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ غلام قادر درویش۔

۴۔ جماعت ادوے پور کے تین چار احمدی افراد نے مشترکہ ایک ہینڈلوم کپڑے کی فیکٹری کھولی ہے وہ تمام افراد اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے جملہ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان احباب نے مبلغ ۲۵/- روپے مد درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد۔

عید الاضحیہ ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر قربانی دینے والے افراد

عیدالاضحیہ ۱۹۷۸ء (۱۳۹۸ھ) کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں اُن کے اسماء بغرضِ دُعا ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص واموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم امام صاحب مسجد فضل لندن نے بیس ۲۰ قربانیوں کے لئے اطلاع بھجوائی لیکن اُن میں سے صرف دس ۱۰ افراد کے اسماء ہمیں موصول ہوئے ہیں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن ایک قربانی
مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق " "
" چوہدری محمد انور صاحب کاہلوی " "
" ڈاکٹر محمد ظفر احمد صاحب ڈار " "
" سید خورشید احمد صاحب ووکنگ " "
" سید مبارک احمد صاحب " " "
" صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب " "
" شیخ محمد حسین صاحب لدھیانوی " "
" محمد اجمل خان صاحب غوری " "
" محمد اکرم خان صاحب غوری " "
" محمد عمر ردلو صاحب - دی ہیگ ہالینڈ "
" جمن بخش صاحب " " "
" قادر بخش صاحب " (دو جانور برائے عقیقہ)
مکرمہ زکیہ ابراہیم صاحب انگلینڈ ایک قربانی
" بیگم صاحبہ شاہنواز " چار "
" ناصرہ ندیم صاحبہ " ایک "
مکرم منصور احمد صاحب ندیم " " "
" داؤد احمد صاحب ندیم " " "
" ودود احمد صاحب " " "
" عبدالرشید صاحب بھٹی " " "
" مسعود احمد صاحب " دو "

مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ انچارج فرانکفورٹ نے چودہ ۱۴ قربانیوں کی اطلاع بھجوائی گو صرف درج ذیل تین نام موصول ہوئے ہیں:-

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش فرینکفورٹ ایک قربانی
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " " "
عزیزہ عطیۃ النور صاحبہ " "
مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن "
" چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم رضی / والد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب "
" سعید احمد صاحب مرزا یو۔کے "
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب پورٹ لینڈ امریکہ "
مکرمہ شہزادی علیم اعظم صاحبہ "
مکرم سید نفیس بخاری صاحب ابو ظبی "
" محمد حنیف صاحب " "
" نصر اللہ صاحب اطفال " "
" انور حمید صاحب " " "
مکرمہ سلیمہ کوثر صاحبہ بلیک برن برطانیہ "
" شفقت حفیظ صاحبہ لندن دو "

مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ سوئٹزرلینڈ ایک قربانی
" شیخ لطیف احمد صاحب " "
" منور احمد صاحب زاہد " "
" جے۔ایم شفیع صاحب شیموگہ "
" عطاء الرحمٰن صاحب " "
" ناصر احمد صاحب از طرف / سید مدار صاحب مرحوم شیموگہ "
مکرمہ حفیظ النساء صاحبہ صدر لجنہ شیموگہ "
مکرم مظفر احمد صاحب ظفر ڈیٹن امریکہ "
" رفیق احمد صاحب " " "
" سید شہاب احمد صاحب کینیڈا "
" عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ ٹوکیو "
مکرمہ ثریا صادق صاحبہ لندن "
مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد فجی چار قربانی
" سی۔پی۔علی کٹی صاحب پینگاڈی ۱ "
مکرمہ والدہ محمود مرزا صاحب لندن ۱ "
مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا دو "
" مہدی صاحب زیورچ تین "
" بابو تاج الدین صاحب سرینگر ۱ "
" خواجہ عبدالعزیز صاحب " ۱ "
مکرمہ صداقت بیگم صاحبہ سکندر آباد ۱ "
مکرم سید خورشید عالم صاحب بھاگلپور ۱ "
" حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپوری کلکتہ ۱ "
" میاں منیر احمد صاحب بانی " ۱ "
" " نصیر احمد صاحب بانی " ۱ "
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دو "
" عبدالرب صاحب یوئی پارہ گوڈہ ۱ "
" عبدالحمید صاحب امریکہ ۱ "
" ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نیویارک ۱ "
" سردار احمد صاحب یو۔کے ۱ "
" ناصر احمد صاحب " " ۱ "
" محمد عبدالرشید صاحب لندن ۱ "
" احمد علی صاحب کینیڈا دو "
" مرزا بشیر احمد صاحب یو۔کے ۱ "
" مرزا سلیم رضا صاحب " ۱ "
" محمود جان صاحب " ۱ "
" عبداللطیف صاحب چوہدری کینیڈا دو "
" نذیر احمد صاحب ڈار لندن ۱ "
" فلاح الدین صاحب " ۱ "
مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ دہلی برائے / مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب مرحوم پٹنہ ۱ "
مکرم احمد عبدالمنان صاحب حیدر آبادی ۱ "

شکریہ احباب و درخواست دُعا

جیسا کہ قارئینِ بدر کو علم ہے کہ میرا لدھیانہ C.M.C. ہسپتال میں ریڑھ کی ہڈی کا میجر اپریشن ہُوا۔ اخبار میں دُعا کے لئے اعلان بھی ہوتا رہا۔ چنانچہ یہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احبابِ جماعت کی دُعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہُوا۔ اس کے بعد مزید دو ماہ تک ہسپتال میں رہنا پڑا۔ پھر ۸/۱۱ کو ڈسچارج کیا گیا۔

اب الحمدللہ گھر آگیا ہوں۔ کمزوری بے حد ہے۔ دوائی جاری ہے۔ سہارے کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا ہوں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اس کے لئے ۳ ماہ سے ۶ ماہ ضروری ہیں تاکہ کسی قسم کی مزید کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ اور ساتھ ہی ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ جلدی نہ کریں۔ آہستہ آہستہ توانائی آئے گی۔ اور نارمل زندگی کچھ عرصہ کے بعد حاصل ہو گی۔ اس لمبی بیماری کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے جس شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے دورہ پر تشریف لے جانے کے بعد قائم مقام امیر مقامی محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب نے بھی اسی طرح محبت اور شفقت کا سلوک کیا اور ہر موقعہ پر بہترین تعاون فرمایا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ سی۔ایم۔سی ہسپتال میں عزیز ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر کی سینئر ڈاکٹروں سے اچھے روابط ہونے کی وجہ سے میری بہت اچھی طرح دیکھ بھال ہوتی رہی۔ اور سب نے محبت اور احترام کے ساتھ میرا علاج معالجہ کیا۔ خدا تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔ آمین۔

اِس اعلان کے ذریعہ مَیں اُن سب احباب کا جنہوں نے بذریعہ خطوط بیمار پُرسی کی اور دیگر احباب نے اپنی مخلصانہ دُعاؤں میں یاد رکھا۔ سب کا تہِ دل سے ممنون ہوں۔ اور ساتھ ہی مزید دُعا کی درخواست بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل صحت دے تاکہ مَیں پھر پہلے کی طرح سلسلہ کی خدمت کے قابل ہو سکوں۔ آمین ثم آمین ؛

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم محمد انعام صاحب ذاکر ربیب مکرم مستری عبدالغفور صاحب درویش مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت عبدالحمید صاحب ساکن ابوالخیر ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر کے عوض مورخہ ۸/۱۱ ۱۵ کو مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھایا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: مستری عبدالمجید - دارالرحمت غربی - ربوہ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :-

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فوائد اٹھانے کا موقعہ ملے۔ ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے .... سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے، ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جماعتِ احمدیہ قادیان کا جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں

میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خود بھی اور اپنے حلقۂ احباب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت جلسہ کے لئے قادیان تشریف لائیں اور جلسہ کی رُوحانی برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہیں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ حالات ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلے میں حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے۔

(۱) تاریخ واپسی۔ (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ (۳) درجہ۔ (۴) نام سفر کنندہ۔ (۵) جنس (یعنی مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی)۔ (۶) عمر۔ (۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سفر کو موجبِ برکت بنائے۔ آمین ۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

تقرر ناظر صاحب بیت المال آمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف کو ناظر بیت المال آمد مقرر فرمایا ہے (بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۶۲ خ مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۷۸ء) احباب جماعت مطلع رہیں۔ اور ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا یہ تقرر اُن کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پتہ کی تبدیلی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار دار التبلیغ مدراس کی نئی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے لہذا احباب کرام سے گزارش ہے کہ خاکسار کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج تامل ناڈو۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION, I Main Road,
U.I. Colony, MADRAS — 600024.

ضروری اعلان!

جنوری۔ فروری۔ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء کے مہینوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کرنے والی جماعتوں کے لئے

جو جماعتیں آئندہ سال ۱۹۷۹ء میں جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل کے مہینوں میں اپنی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرنے کا پروگرام رکھتی ہوں ان جماعتوں کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مجوزہ پروگراموں سے ماہ دسمبر ۱۹۷۸ء کے وسط تک نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ تا کہ نظارت مبلغین کرام کے وفود کو ترتیب دے سکے۔ بعض اوقات مختلف جماعتوں کے جلسوں کے پروگرام ایک ہی تاریخوں میں ہونے کی وجہ سے مبلغین کرام کے وفود بھجوانے میں دقت پیش آتی ہے۔ اور بعض جماعتوں کے پروگراموں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ اور ان جماعتوں کو شکوہ پیدا ہوتا ہے۔ جب جماعتوں کی طرف سے جلسوں کے انعقاد کے پروگراموں کی پیشگی اطلاع آجائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان پر باہم مزید مشورہ کر کے جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی پروگراموں اور مبلغین کرام کے وفد کے دورہ کو مرتب کر لیا جائے گا۔

لہذا درخواست ہے کہ جو جماعتیں جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل ۱۹۷۹ء کے مہینوں میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کے انعقاد کا ارادہ رکھتی ہوں وہ وسط دسمبر ۱۹۷۸ء تک اپنے پروگرام سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کے لئے امرتسر سے قادیان اور قادیان سے امرتسر تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

نمبر شمار		روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان
۱	صبح پہلی گاڑی	۴-۳۰	۶-۴۵
۲	دوپہر دوسری گاڑی	۲-۵۰	۴-۵۰

نمبر شمار		روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱	پہلی گاڑی	۷-۲۰ صبح	۹-۲۰
۲	دوسری گاڑی	۸-۲۰ شام	۱۰-۴۵

نوٹ ۱:- امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ اسی طرح قادیان سے امرتسر تک کے لئے بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں جن کے اوقات اوپر درج ہیں۔

۲:- شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ..... ۶ بجے چلتی ہے۔ جو ۷-۱۰ بجے بٹالہ پہنچتی ہے۔ اس وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مل جاتی ہے۔ یہ گاڑی بٹالہ سے ۷-۴۵ پر چل کر ۸-۱۵ پر قادیان پہنچ جاتی ہے۔

۳:- امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے اور بٹالہ سے قادیان تک ہر نصف گھنٹہ بعد بس مل جاتی ہے۔ چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان۔ بستر وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے بسوں پر سفر اس لحاظ سے تکلیف دہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ اور جلسہ کے روحانی اغراض سے پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر اور اپنے ڈاک خانہ کا پن کوڈ نمبر ضرور تحریر کیجئے۔ (مینیجر بدر)